خاتم اسود از عائشہ ضیاء

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

خاتم اسود

(ناولٹ)

از عائشہ ضیاء

ایک کیفے۔۔۔ایک یادگار۔۔۔اور ایک واقع

www.novelsclubb.com

جنوری کی ایک سرد رات۔

شہر تھا اسلام آباد۔

میری آنکھ رات کے 2:45 پر آج پھر اچانک سے کھلی تھی، ایسا تین دنوں سے ہو رہا تھا۔ یوں لگتا جیسے میں کوئی ڈرونا خواب دیکھ رہا ہوں اور ایک خاص موڑ پر آکر ہمیشہ میری آنکھ کھل جایا کرتی تھی۔ میں ہربڑا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ جنوری کی ٹھنڈ کے باوجود میں پسینے میں شرابور تھا۔ کمرے میں مکمل اندھیرا ہوتا مگر قد آدم کھڑکیوں سے آتی چاند کی ہلکی نیلی روشنی اسے مکمل اندھیرے میں ڈوبنے سے بچا رہی تھی۔ میں نے پاؤں بستر سے نیچے اتارے لیکن اٹھا نہیں۔ وہیں بستر کے کنارے بیٹھا رہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کھڑکی سے آنے والی چاند کی روشنی اب میرے آدھے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ میری آنکھوں میں ابھی تھکاوٹ کے باعث چبھن محسوس ہو رہی تھی۔

آج میرا کالیگ چھٹی پر تھا۔ اس لیئے اس کی جگہ مجھے ایکسٹرا آوورز کام کرنا پڑ رہا تھا۔ جب میں گھر واپس آیا تو اس قدر تھکا ہوا تھا کہ بغیر منہ ہاتھ دھوئے یا کپڑے تبدیل کئے ایسے ہی بستر پر آ کے لیٹ گیا اور کب آنکھ لگی، پتا ہی نہیں چلا۔

"ٹھیک ہی کہا ہے کسی نے کہ جہاں ویک اینڈ پر سب کا ڈے آف ہوتا ہے وہاں فوڈ انڈسٹری کے ورکرز کا ڈے خواری۔"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر یونہی بیڈ پر خاموشی سے بیٹھنے کے بعد میں آخر کار اٹھ کھڑا ہوا۔ چپلیں پاؤں میں پھنسائیں اور اپنی وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میری وارڈروب میں زیادہ تر کپڑے سرمئ، سیاہ، سفید یا گھرے رنگوں پر مشتمل تھے۔جو واحد "رنگین "شرٹ میری وارڈروب میں تھی وہ اس کیفے کی تھی جہاں میں کام کرتا ہوں۔اور وہی شرٹ میں نے ابھی پہن رکھی تھی۔میں نے ایک گرے ٹی شرٹ اپنی الماری سے نکالی اور ہینگر کو ترتیب سے واپس لٹکایا۔اپنا سیاہ ہینڈ بینڈ میں نے ڈریسنگ پر اتار کر رکھ دیا۔البتہ اپنی سیاہ انگوٹھی میں نے پہنے رکھی۔ ابھی باتھروم کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ڈریسنگ ٹیبل پر بے ترتیب پڑی چیزیں دیکھ کر عجیب بے چینی سی محسوس ہوئی،میں تمام چیزوں کو ترتیب سے رکھا اور جب مطمئن ہو گیا تو باتھروم کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

پانی کے قطرے شاور سے گرتے بارش کی طرح محسوس ہو رہے تھے۔اچانک مجھے اپنے جسم پر جگہ جگہ جلن محسوس ہونے لگی۔سردیوں میں اکثر میری جلد پھٹ جاتی یا جگہ جگہ ننھے ننھے کٹ بن جاتے۔ڈاکٹر کی نصیحت پر میں اکثر لوشن لگالیتا یا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوئی کریم جس سے یہ نشان جلد مندمل پڑ جاتے۔ پر آج میں یہ بھی بھول گیا تھا۔

میں نے ایک نظر اپنے ہاتھوں پر ڈالی۔

سب سے زیادہ کٹ اور جلن کا شکار یہی ہوتے تھے۔ ہر سب سے زیادہ استعمال بھی میں انہی کا کرتا ہوں۔ خاص طور پر اپنے کیفے کے کچن میں۔ میرے کالیگز کا کہنا یہ ہے کہ میرے ہاتھوں میں جادو ہے۔ سب سے عمدہ اور لزیز سنیکس اور کافی میں ہی تیار کرتا ہوں۔ مجھے اپنے کام سے شدید محبت ہے۔ میرے کام میں پھرتی کے ساتھ صفائی بھی سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ اپنے کام کے بعد اگر مجھے کسی سے محبت ہے تو صرف ایک شخص سے۔ جس سے میں تین دنوں کی مصروفیات کی وجہ سے نہیں دیکھ سکا۔

www.novelsclubb.com

اس کا چہرہ ابھی بھی میری نظروں کے سامنے تھا۔ میں نے بے اختیار جب خود کو مسکراتے ہوئے محسوس کیا تو فوراً اپنے تاثرات بدلے۔ یہ وہی چہرہ تھا جس کی وجہ سے میں نے کیفے میں کام کرنا جاری رکھا تھا۔ اور یہ وہی چہرہ تھا جو مجھے کوئی کام

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں کرنے دیتا تھا۔اب میں تین دنوں سے اس چہرے کو نہیں دیکھ سکا۔یوں محسوس ہوتا تھا جیسے تین دن نہیں، تین سال بیت گئے ہوں۔مجھے ہر وقت اسی کا انتظار رہتا ہے۔

اور انتظار ایک اذیت ہے۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اس ہی رات 2:00 بجے۔

شہر اسلام آباد۔

میں اپنی مخصوص نشست، اپنے ٹیرس پر موجود ہینگنگ کاؤچ پر شال دونوں شانوں پر ڈالے بیٹھی۔ہاتھ میں گرما گرم مگ تھامے ٹیرس سے نظر آتی شہر کی روشنیاں دیکھ رہی تھی۔کافی میں سے نکلتا دھواں کبھی میرے چہرے کو دھندلا دیتا اور کبھی واضح کرتا۔آسمان پر نہ تارے تھے، نہ بادل، بس ویرانی تھی۔ان روشنیوں کو دیکھتی میں گہری سوچ میں گم تھی۔ایک جرنلسٹ ہونے کے ناطے اکثر خبروں کو کور کرنے کے لئے مجھے بیرون ملک جانا پڑتا ہے۔آج میں تین دنوں بعد برطانیہ سے واپس اسلام آباد آئی ہوں۔اس دورانیے میں سب سے زیادہ یاد میں نے اپنی ماں کو کیا تھا۔لیکن ماں کے ساتھ جس شخص کا خیال میرے ذہن سے نا نکلا وہ کوئی اور تھا۔وہ تین دن سے میرے انتظار میں ہو گا۔لیکن کم بخت فون بھی تو نہیں اٹھاتا وقت پر۔ویسے آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں کس کی بات کر رہی ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ جس سے میری پہلی ملاقات کیفے میں ہوئی تھی۔وہ جس نے تب مجھے اور میری ماں کو سنبھالا تھا جب ہم دونوں بالکل بکھرے ہوئے تھے۔میرے بابا کی وفات کے بعد ہمیں لگا تھا کہ دنیا میں چھاؤں ختم ہو گئی ہے۔تب وہ ہماری زندگی میں سایہ بن کر آیا۔ایک ٹھنڈی چھاؤں۔

"اس دنیا کی سخت تپش میں اگر تم کسی کی چھاؤں بن سکو، تو تم سے عظیم کوئی نہیں۔"شکل سے لگتا نہیں ہے کہ یہ شخص ایسی بات کر سکتا ہے لیکن کبھی کبھی تو میں خود بھی اس کے فلسفوں پہ حیران رہ جاتی ہوں۔

کبھی کبھی وہ ایسی باتیں کر دیتا ہے کہ اگلا چاہے کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو، اپنی ذہانت پر ایک بار شک ضرور کرتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میرے بابا کے انتقال کے بعد ان کے سگے بھائیوں نے ہمیں پرایا کر دیا۔مجھے میری ماں نے ہی پڑھایا لکھایا اور اس قابل بنایا کہ اس دنیا کہ اچھے اور برے میں فرک کر سکوں۔اپنے پیروں پر چل سکوں۔ حق کو حق اور باطل کو باطل کہ سکوں۔ لیکن اس سب کے دوران جب میری ماں بیمار ہوئیں تو انکا ساتھ مجھ سے زیادہ اس نے دیا۔میں تو اکثر بیرون ملک ہوتی تھی، وہی تھا جو ماں کا خیال رکھتا تھا۔

ان تین دنوں میں میں نے اسے نہیں دیکھا تو یہ احساس ہوا ہے کہ وہ میرے لیے واقعی کتنا اہم ہے۔ان تین دنوں نے اس کی قدر کرنا سکھادی ہے۔یقیناً اس کے تین دن تین سالوں کے برابر گزرے ہوں گے، لیکن سچ تو یہ ہے کہ اس بار میرا بھی کچھ یہی حال رہا ہے۔پتا نہیں میں اسے کیسے بتاؤں گی کے اس شخص کا خیال ایک لمحے کے لیے بھی میرے ذہن سے اوجھل نہیں ہوا۔

www.novelsclubb.com

یہ ویک اینڈ تھا اور اس کا کہنا یہ تھا کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جہاں ویک اینڈ پر سب کا ڈے آف ہوتا ہے وہاں فوڈ انڈسٹری کے ورکرز کا ڈے خواری۔"میں دھیمے سے مسکرا دی۔

پچھلے تین دنوں میں اس سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ ظاہر ہے وہ مصروف ہی ہو گا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اکثر جب کوئی کالیگ چھٹی پر ہو تو دوسرے ورکرز اس کا کام نمٹاتے ہیں، خاص طور پر ویک اینڈز پر۔ اور اسے تو ویسے ہی رضا کاری کرنے کا کوئی خاص شوق ہے۔

کوئی بھی کالیگ چھٹی پر ہو تو صاحب سب سے پہلے پہنچتے کہ "میں مہان ہستی اور کس لیے ہوں؟"

شاید اس کی یہی باتیں دل کو چھو جانے والی تھیں۔ ابھی بھی رات بہت ہو گئی ہے، اس لیے کال کرنا میں مناسب نہیں سمجھتی۔ ویسے بھی پورے ویک اینڈ کے بعد

اب آرام کا وقت ملا ہو گا اسے۔ اوپر سے صبح ایک نئے ہفتے کا آغاز ہو گا۔ ایک نیا پیر، یعنی میری خواری کا وقت شروع۔ ہائے!

میں نے کافی کا آخری گھونٹ بھرا اور اپنے بیڈ پر لیٹ گئی۔ نیند نے تو ویسے ہی چیٹ لیفٹ کر دی تھی۔ اب میرا اور گھڑی کا مقابلہ تھا۔ ابھی اس کا کیفے کھلنے میں کئی گھنٹے باقی تھے۔ میری نظریں ہنوز گھڑی پر ٹکی تھیں۔ صبح ملاقات ہو گی۔

☆☆☆☆☆☆

ایک نئے دن کا آغاز ہوا۔ تمام افراد اپنی منزلوں کو نکل پڑے۔

پیر کی صبح خاصی نم اور خوشگوار تھی۔ اسلام آباد کے سر پر بادل منڈلا رہے تھے۔ پر بارش نہیں برسا رہے تھے۔ یہ صبح ملاقات کی تھی۔ کسی کا انتظار ختم ہونے کو تھا۔ کسی کی کہانی شروع ہونے کو تھی، کسی کی کہانی کو انجام پزیر ہونا تھا۔

وقت تھا صبح کے 8:50 کا۔

میں صبح اٹھا تو خود کو بستر کی جگہ کاؤچ پر پایا۔ میرے سامنے رکھے میز پر نوڈلز کا ایک باؤل رکھا تھا۔ نوڈلز اب ٹھنڈے ہو کر جڑ چکے تھے۔ میں نے گھڑی پر وقت دیکھا، ابھی کیفے پہنچنے میں ایک گھنٹہ پڑا تھا۔

رات کو مجھے شدید بھوک محسوس ہو رہی تھی، میں نوڈلز بنا کر لاؤنج میں بیٹھ گیا۔ ایک گلاس میں پانی ڈال کر اپنی دوا لی اور ٹی وی آن کر کہ ایک فلم لگا لی۔ فلم دیکھتے دیکھتے کب میری آنکھ لگی پتا ہی نہیں چلا۔

میں نے باؤل اٹھا کر فریج میں رکھا اور فریج کا دروازہ بند کیا، جب مجھے تسلی نہیں ہوئی تو ایک بار پھر دروازہ کھولا اور بند کیا۔ جب مجھے فریج سہی سے بند ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی تو آخر کار مجھے تسلی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اپنے لاونج سے میں کمرے میں داخل ہوا اور بیڈ شیٹ جو میرے آدھی رات کو اٹھنے کی وجہ سے میٹرس کے کناروں سے ہٹ گئی تھی، اسے ٹھیک کیا۔ اب مجھے تسلی تھی۔ ایک آخری نظر اپنے بیڈ پر ڈالی اور پھر وارڈروب سے کیفے کی شرٹ نکالی۔

شرٹ بیڈ پر رکھ کر میں باتھروم میں گیا اور منہ ہاتھ دھو کر باہر نکلا۔ شرٹ تبدیل کی۔ ایک نظر اپنے آپ کو شیشے میں دیکھا۔ شرٹ سے استری خراب ہو گئی تھی۔ پہلے میں نے اسے یوں ہی جانے دیا پر میرے ذہن میں آنے والے خیالات سے تنگ آکر میں نے استری شدہ شرٹ اتار کر اسے ایک بار اور استری کیا۔

"!With great OCD, comes great responsibilities"

میں نے خود کو کہتے سنا۔

میرے چہرے پر ایک مسکراہٹ در آئی۔

کبھی کبھی انسان کسی کا سوچ کر اس لیئے نہیں مسکراتا کیونکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے، بلکہ کچھ لوگ آپ کے دل میں عزت کا مقام رکھتے ہیں۔اور آپ کے مسکرانے کی وجہ بنتے ہیں۔کچھ لوگ۔۔۔جیسے کہ ڈاکٹر سارہ۔

☆☆☆☆☆☆

کچھ دیر کے لیے ماضی میں چلتے ہیں۔

تاریخ تھی 22مارچ 2019۔

www.novelsclubb.com

وقت تھا شام 5:00 بجے کا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں کیا کروں؟ میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنے خیالات پر قابو پا سکوں لیکن جب بھی میں ان خیالات سے جان چھڑانے کی کوشش کرتا ہوں میری بے چینی بڑھ جاتی ہے۔"

میں اپنی تھراپسٹ ڈاکٹر سارہ کے کمرے میں کاؤچ پر بیٹھا تھا۔ کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا تھا اور کمرے میں جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے زرد لیمپ لگے تھے، جن کی روشنی سے کمرے کا ہر زاویہ روشن ہو رہا تھا۔

ڈاکٹر سارہ مجھ سے ذرا فاصلے پر رکھے اپنے صوفے پر آکر بیٹھی تھیں جب انہوں نے کافی کے دو مگ میز پر رکھے۔ سارے کمرے میں کافی کی خوشبو پھیل گئی۔

"تو کچھ مت کرو۔" انہوں نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کافی کا مگ میرے سامنے دھکیل دیا۔

"میں کرتا ہوں کوشش۔ پر ہر بار ناکام!"

"چیزوں کو بے ترتیب پڑا دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ اگر میں نے انہیں ترتیب سے نہ رکھا تو کوئی نقصان ہو جائے گا۔ اگر میں نے ساتوے نمبر پر پڑی پلیٹ اٹھائی تو کوئی حادثہ ہو جائے گا۔ اگر میں نے اوون کو 11:1 یا ایک جیسے ہندسوں پر نہ کھولا تو کچھ غلط ہو جائے گا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب شاید سننے میں سٹوپڈ لگے، میں خود کو روکنے کی کوشش بھی کرتا ہوں لیکن جب تک وہ عمل نا کر لوں میرا ذہن یہ وسوسے میرے دل میں ڈالتا رہتا ہے۔"

"تمہیں کس نے کہا کہ یہ سب سٹوپڈ ہے؟ سوچو تم ایک ایسے انسان ہو جسے ہر وقت دوسروں کی فکر لگی رہتی ہے رواس میں برائی کیا ہے؟"

"مجھے ڈر لگتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کس سے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"خود سے۔۔۔" میں نے اپنی نظریں نیچے جھکا لیں۔ اب میں اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

"۔۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں خود کو جا اپنے قریب کسی کو نقصان پہنچا دوں گا۔ میں ایسا نہیں چاہتا، لیکن یہ خیال میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔"

"وجیح! میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔"

"!With great OCD, comes great responsibilities"

میں نے چہرہ اٹھا کر ڈاکٹر سارہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جب کیفے میں اپنی "گریٹ ریسپانسبلیٹیز" سر انجام دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب مجھے "ایکسٹرا" کہتے ہیں۔"

"تو؟ You are extra"

"میں سمجھا نہیں۔"

"تم اپنے شارپ وٹ (wit) کا استعمال کرو۔ دوسروں کے لئے نہیں، اپنے لیے۔ اپنے او سی ڈی کو اپنے اوپر حاوی مت ہونے دو۔ اسے جواب دو۔ یہی لوگ سمجھ کے جو تمہیں "ایکسٹرا" کہتے ہیں۔"

"مطلب میں اپنی او سی ڈی سے باتیں کروں؟"

"ہاں بالکل! او سی ڈی تمہیں کنٹرول کرتی ہے، اب تم اسے کرو۔ جان کھالو اس کی۔"

ناجانے کیوں میرے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔ ایک او سی ڈی پیسنٹ ہونے کے ناطے اچھا لگتا ہے جب کوئی آپ کو سمجھنے والا ہو۔ آپ کو سننے والا اور آپ کو جج نہ کرنے والا۔ ڈاکٹر سارہ بھی میری زندگی میں وہی شخص تھیں۔ انکی عزت میں سب سے زیادہ کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

حال میں واپس آتے ہیں۔

اس سیشن کے بعد جونہی کرونا وائرس ہماری زندگیوں میں آیا، میں دوبارہ ان سے نہیں مل سکا۔ میں نے خود سے ہی کوشش کرنا جاری رکھی کہ اس بیماری کو خود پر حاوی نہ ہونے دوں۔ مجھے خود میں کافی بہتر تبدیلیاں دکھائی دیں۔ مگر ابھی بھی کبھی کبھار سٹریس اور پریشانی میں یہ بیماری میرے سر پر حاضر ہو جاتی ہے۔ بن بلائے مہمان کی طرح۔

آج بھی کافی دنوں بعد یہ مہمان حاضر ہوا تھا۔

خیر مجھے دیر نہیں کرنی تھی۔ آج مجھے بروقت کیفے پہنچنا تھا۔ آج میرا انتظار ختم ہونے کو تھا۔ میری اذیت ختم ہونے کو تھی۔ آج ملاقات کا دن تھا۔

میں نے شرٹ پہنی، گھڑی، والٹ، اپنے موبائل فونز پکڑے۔۔۔کمرے سے باہر نکلا۔ایک خیال کے تحت واپس آیا۔ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی اپنی سیاہ انگوٹھی اور اپنا ہینڈ بینڈ پہنا۔

ہاں، اب میں مکمل تیار تھا۔

میں اپارٹمنٹ سے باہر آیا۔دروازہ لاک کیا۔

"ڈبل چیک کر بھائی" ذہن میں ایک آواز گونجی۔میں نے دروازے کا لاک ایک بار پھر چیک کیا۔تسلی کر کے زینے اترتا نیچے پہنچا۔میرے سامنے ایک وسیع پارکنگ لاٹ تھا۔میں نے قدم اٹھائے۔

"اگر تم نے ایک بھی ٹائل کی لکیر پر پاؤں رکھا تو آج کچھ بہت ہی برا ہو گا۔" میرے ذہن نے پھر سے مجھ پر حاوی ہونے کی کوشش کی تھی۔

"!Not today"

میں نے خود کو کہتے سنا اور اور ٹائل کی لکیر پر پاؤں رکھتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ آج نہیں، آج مجھے اس آواز کو خود پر حاوی نہیں ہونے دینا تھا۔ میں آگے بڑھ گیا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ آج واقعی کچھ برا ہونے والا تھا۔ کچھ ایسا جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔

☆☆☆☆☆☆

وقت تھا صبح 7:42 کا۔

ابھی اس کا کیفے کھلنے میں دو گھنٹے باقی تھے لیکن کیفے میرے آفس کی نسبت گھر سے زیادہ دور تھا اس لیئے مجھے جلد ہی نکلنا تھا۔

میری پوری رات جاگتے ہوئی ہی گزری تھی تقریباً۔

اب میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سفید شرٹ کے نیچے گہری بھوری ڈریس پینٹ اور آف وائٹ کونورز پہنے کھڑی تھی۔ بالوں کو پونی میں باندھا، کرسی سے اپنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گہرے بھورے رنگ کا اوور سائزڈ کوٹ پکڑا، اپنا بیج بیگ کندھے پہ اٹکایا اور ہاتھ میں گھڑی پہنتے ہوئے باہر نکل گئی۔

پھر ایک خیال کے تحت بیگ، کوٹ کو صوفے پر رکھ کر دوبارہ کمرے میں آئی۔ ڈریسنگ ٹیبل کا دراز کھول کر میں نے ایک ننھی ڈبیا نکالی۔ اسے کھولا تو اندر دو ننھے ننھے سٹرابیری سٹڈز چمک رہے تھے، میں نے فوراً سٹڈز کانوں میں ڈالے اور باہر نکل گئی۔ ہاں اب میں تیار تھی۔

گاڑی کیفے سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی کر کہ میں اندر داخل ہوئی۔ میں نے ایک نظر پورے کیفے میں دوڑائی پر وہ دکھائی نہ دیا۔ کیفے بہت بڑا نہیں تھا لیکن کافی کھلا تھا۔ تھیم ڈارک براؤن رکھی گئی تھی، پر جگہ جگہ ٹیل اور زرد رنگوں کی بتیاں روشن تھیں جو اسے زرا ماڈرن لک دے رہی تھی۔ کیفے بالکل ایسا تھا جیسے کیفے اکثر انسٹا گرام کے سنیمیٹک فوٹو گرافی اکاؤنٹس پر نظر آتے ہیں۔ کیفے میں ہر طرف کافی اور بیکڈ آئیٹمز کی خوشبو پھیلی تھی۔ کافی میکر اور لوگوں کی مسلسل بات چیت

کی آوازیں بھی آپس میں گھل مل رہی تھیں۔میں کاؤنٹر کی جانب بڑھی،وہاں ایک نوجوان کھڑا تھا۔

"ایک ایسپریسو۔"

"ون ایسپریسو ڈبل شاٹ؟"اس سے پہلے کے میں اپنا آرڈر بتاتی وہ نوجوان پہلے ہی بول پڑا تھا۔

"جی پر۔۔۔آپ کو کس نے بتایا کہ۔"

"اس نے"لڑکے نے اپنے بائیں جانب اشارہ کیا جہاں ایک نوجوان اس کے پیچھے کھڑا شیلف پر ترتیب سے کپ سیٹ کر رہا تھا۔سر پر سیاہ پی کیپ پہن رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کام میں خاصہ مگن لگ رہا تھا۔اس کی پیٹھ میری طرف تھی البتہ ہاتھ نظر آرہے تھے۔اس کے ہاتھ پر میری نظر پڑی،اس نے وہ انگوٹھی پہن رکھی تھی۔۔۔

وہ سیاہ انگوٹھی،

خاتم اسود۔۔۔جو میں نے اسے دی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

اس کے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے منظر بدلا۔

یہ برطانیہ جانے سے پہلے ان دونوں کی آخری ملاقات تھی۔

کیفے بدلا۔۔۔لوگوں کی آوازیں بدلیں۔۔۔کافی کے دھویں میں اس کے ہاتھ چھپ گئے، جیسے ہی دھواں ختم ہوا، ہاتھوں میں اب کافی کے کانچ کے مگ کی بجائے ایک آئسکریم کپ تھا۔ جس میں وہ مسلسل چمچ ہلاتا ہوا کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا۔

میں میز کے دوسری جانب بیٹھی تھی۔اس نے سفید ٹی شرٹ کے اوپر سیاہ کوٹ پہن رکھا تھا۔ جس کے اوپر سلور چین چمک رہی تھی۔ بال آگے کی طرف ماتھے پر گر رہے تھے۔

"تمہیں یہ کافی اتنی پسند کیوں ہے؟"اس نے میرے کپ کی طرف اشارہ کیا۔

"کیونکہ۔۔۔یہ مجھے تمہاری یاد دلاتی ہے۔"

"میری؟وہ کیسے؟"

"اس کے اوپر والی فوم تمہاری طرح نرم اور اندر سے یہ بالکل تمہاری طرح گہری ہے،شاید لوگ اسے کڑوا سمجھیں لیکن اس میں ایک خاص مٹھاس ہوتی ہے

اور۔۔۔"

"اور؟"

"اور بس،مجھے اس کا ذائقہ پسند ہے۔"

www.novelsclubb.com

"واہ!تم مجھے نوٹس کرتی ہو؟مجھے تو لگتا تھا کہ تم ایک پتھر دل انسان ہو۔"

"ہاں میں ایک پتھر دل انسان ہوں۔کچھ لوگوں کو چھوڑ کر"میں نے کپ سے اپنا سٹرا نکال کر اس کی طرف اشارہ کیا۔

"You are an exception"

"ویسے تم ہر وقت یہی فلیور کیوں کھاتے ہو؟"میں نے اس کے آئسکریم کپ کو تقریباً گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ۔۔۔یہ مجھے تمہاری یاد دلاتی ہے۔"

"اب اسے گھورنا بند کرو، تم نظر لگادوگی۔"اس نے کہتے ہوئے کپ کے گرد اپنے بازوؤں سے شیلڈ بنائی۔

"میری یاد؟ وہ کیسے؟"میں نے حیرت سے پوچھا۔

"کیونکہ یہ میٹھی ہے اور سب کو پسند نہیں ہوتی لیکن اسکے چاہنے والے اسے پورے دل سے پسند کرتے ہیں۔اور سب سے بڑھ کر۔۔۔اس کے ساتھ میری بہترین یاد جڑی ہے"اس نے چمچ کپ میں ڈالا۔اس کے پیچھے سے ایک شخص گزرا اور کچن کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

ان دونوں کو کچھ دیر روک کر ماضی میں کچھ عرصہ مزید پیچھے چلتے ہیں۔

ان دونوں کی پہلی ملاقات۔

دفاتر میں اس وقت بریک کا وقت تھا۔

اسلام آباد کے سر پر بادل ہنوز سوار تھے۔ سورج چھپن چھپائی کھیلتا، کبھی بادلوں میں سے جھانکتا، کبھی خود کو چھپا لیتا۔

لمبی سڑک پر قطار میں عمارتیں کھڑی تھیں، انہیں عمارتوں کے بیچوں بیچ ایک چھوٹا سا کیفے دکھائی دے رہا تھا، جس کے باہر لگے بورڈ پر بڑا سا "Street Kafé" لکھا ہوا تھا۔ باہر سے کیفے کو زرا ونٹیج لک دی گئی تھی پر اندر سے اسے ونٹیج اور ماڈرن دونوں تھیمز مدِ نظر رکھ کر تعمیر کیا گیا تھا۔ اندر رکھی میزوں کر سامنے ایک لمبا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے کھڑے نوجوان کسٹمرز سے آرڈر لے رہے تھے

جب کے ان کے پیچھے کو ایک اور دروازہ کھولیں تو ایک وسیع کچن دکھائی دیتا جہاں خاصی گہما گہمی تھی۔

اس دن میں بہت تھکا ہوا تھا پر میں خوشی خوشی کچن کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آج فری میل ملنے والا ہے۔اور مفت کا کھانا کسے نہیں پسند؟ ہمیں ہر ہفتے میں ایک دن فری میل ملتا تھا، مجھے چاکلیٹ چپ آئسکریم کھانی تھی۔میرا فیورٹ فلیور۔

لیکن جیسے ہی میں اندر داخل ہوا اور میں نے فریج کھولی تو میرے چہرے کی خوشی مدھم پڑ گئی۔سب چاکلیٹ آئسکریم کھا چکے تھے۔اور میرے لیئے جو بچی، وہ تھی سٹرابیری آئسکریم۔میں نے ایک مایوس کن نظر اپنے ساتھیوں پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"چلو! لے لو شرماؤمت" میرے سینیر نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تپادینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"بہت مہربانی، میں آپ کا بہت مشکور ہوں" میں نے آئسکریم کا ایک کپ اٹھایا اور باہر نکل گیا۔

"اچھا سنو!" آواز آنے پر میں پلٹا۔

"جی؟"

"وہ میں نے اپنی بیوی کو میکے چھوڑنے جانا ہے تو اگر تم۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔" مجھے معلوم تھا وہ کیا کہنے والے تھے اس لیے میں نے ہامی بھر لی۔ اب مجھے اور میرے دوست کو انکی جگہ کام کرنا تھا۔

میں نے کاؤنٹر کے پیچھے اپنی جگہ سنبھال لی اور میرا دوست میرے برابر میں آکھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

تبھی ایک خاتون اندر آتی دکھائی دی۔

یہ ہماری ریگولر کسٹمر تھی، ہمیشہ ایکٹو اور فاسکڈ لیکن آج وہ کچھ تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

کیفے کے اندر داخل ہوتے ہی "جو بھی جلدی مل جائے وہ دے دیں۔"

کہتے ہوئے وہ اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھنے لگی۔

میں اپنی آئسکریم رکھ کر ایسپریسو تیار کرنے لگا۔

تبھی اس کے فون کی گھنٹی بجی۔اس نے بیگ میں ہاتھ ڈالا پر کچھ لمحے بعد اس کا بیگ زمین کو پیارا ہو گیا اور سب چیزیں بکھر کر باہر گر گئیں۔مجھے سمجھ نا آیا کہ میں اس موقعے پر ہنسوں یا نہیں۔پر جب میں نے اسے برہمی سے اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے پایا تب مجھے احساس ہوا کہ میں ہنس رہا تھا۔

مجھے شرمندگی محسوس ہوئی تو میں کاؤنٹر سے باہر نکلا اور اس کی چیزیں اٹھانے میں مدد کرنے لگا۔

چیزیں سمیٹ کر اس نے مجھے دھیمے سے "تھینک یو" کہا تو میں نے بھی سر کو خم دیتے ہوئے اس کا شکریہ وصول کیا۔

کاؤنٹر پہ واپس آتے ہوئے میں نے اپنے دوست کو دیکھا جو مجھے قدرے حیرت سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ ہو کیا رہا ہے۔

اور جو کچھ بھی ہوا تھا چند لمحوں میں ہی ہوا تھا۔

میں نے اپنی آئسکریم کا کپ اٹھایا جو اب پگھل چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

بالکل میری طرح۔

☆☆☆☆☆☆

دوبارہ سے ان کی ملاقات جاری کرتے ہیں۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میری آواز نے شاید اس کے خیالوں کا تسلسل توڑ دیا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ! تم سچ میں یہ اس لیئے کھاتے ہو؟"

"ہاں! پر اب مجھے اس کی عادت ہو گئی ہے۔"

"اوہ یاد آیا! میں کل انگلینڈ جا رہی ہوں۔ تین دن بعد آؤ نگی۔"

میری بات سن کر اس کی مسکراہٹ ہلکی پڑ گئی۔

"اوکے! واپس آؤ گی تو ایک ضروری بات بتاؤں گا تمہیں۔"

"کیا بات؟'

"آؤ گی تو بتا دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے ناظہر لگتے ہیں یہ سسپنس میں ڈالنے والے لوگ"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پر میں تو exception ہوں نا۔" اس نے مزے سے آئسکریم کھاتے ہوئے بولا تو میں بھی مسکرا دی۔ تین ہی دن کی تو بات تھی۔اور کچھ اندازہ تو مجھے بھی تھا کہ وہ کیا کہنے والا ہے۔

"میرے پاس تمہارے لئے کچھ ہے" اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی اور میری طرف بڑھائی۔

ڈبی کو کھولتے ہی دو ننھے ننھے سٹرابیری سٹڈز دکھائی دئے۔

"یہ تو بہت خوبصورت ہیں!"

"اسے تم پروپوزل مت سمجھنا۔یہ صرف ایک یادگار ہے۔" میں نے اس کی بات کو نظرانداز کرنے کی اداکاری کی۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس بھی کچھ ہے۔" میں نے اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی سیاہ انگوٹھی اتاری اور اس کی طرف بڑھائی۔

"یہ تم مجھے کیوں دے رہی ہو؟"

" سمجھو یہ بھی ایک یادگار ہے۔ خبردار جو تم نے یہ کسی اور لڑکی کو دی"

"پر یہ تو مجھے پوری بھی نہیں ہے۔ میں اسکا کیا کروں گا؟"

"تم۔۔۔ یہ جو تم نے چین پہن رکھی ہے نا اس میں ڈال لو۔" میں نے اس کی سلور چین کی طرف اشارہ کیا۔

"اوکے!" اس نے وہ سیاہ انگوٹھی اپنی چین میں ڈالی اور اس چین کو دوبارہ پہن لیا۔

"لگ رہا ہوں نا میں کیرولائن فاربس؟"

"اس سے بھی زیادہ حسین لگ رہے ہو۔"

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ۔۔۔ کیرولائن نے سٹیفن کے مرنے کے بعد انگوٹھی اپنے لاکٹ میں ڈالی تھی۔۔۔ کتنے بدتمیز ہو تم، آج سے تمہاری میری دوستی ختم!"

"بیٹھ جاؤ! ہماری دوستی ہر ہفتے میں ایک دفعہ ختم ہوتی ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

☆☆☆☆☆☆

"میم! آپکی کافی۔" کاؤنٹر بوائے کی آواز سے میرے خیال کا تسلسل ٹوٹا اور میں دوبارہ حال میں واپس آئی۔

(اس نے وہ انگوٹھی پہن رکھی تھی، وہ سیاہ انگوٹھی۔۔۔خاتم اسود، جو میں نے اسے دی تھی۔)

اچانک سے میرا دل اداس ہو گیا۔ کچھ بہت ہی غلط تھا۔ وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا؟

☆☆☆☆☆☆

وقت تھا رات 11:00 بجے کا۔

اسلام آباد کے بادل آخر کار رو ہی پڑے تھے۔ سڑکیں گیلی ہو رکھی تھیں۔ ہر طرف گیلی مٹی کی خوشبو پھیلی تھی۔

اسلام آباد اداس تھا۔

آج وہ آئی تھی۔ پر وہ زیادہ دیر رکی نہیں۔ میں اپنے کمرے میں ادھر ادھر ٹہلتا ہوا سوچ رہا تھا۔ بارش اب بند ہو چکی تھی۔

کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ ہر طرف خاموشی تھی، سوائے میرے خیالات کے۔

میرا ذہن وہ واحد کمرہ تھا اس گھر میں جہاں ہر وقت شور رہتا تھا۔

کمرے کی خاموشی کو البتہ گھڑی کی سوئیوں نے توڑ رکھا تھا۔

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

میں اب کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے سوچ رکھا تھا آج اسے سب سچ سچ بتا دوں گا۔ میں اس سے معفی بھی مانگ لوں گا۔ لیکن وہ رکی کیوں نہیں؟

میرے ذہن ہر برے خیال کا تصور کرنے لگا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

میں خود کو اس وقت سب سے زیادہ بے بس محسوس کر رہا تھا۔

میں تین دنوں سے سو نہیں سکا۔ ہر رات۔ ہر رات جب میں سونے کی کوشش کرتا ہوں میرے ذہن میں وہ لمحات کسی فلم کی طرح چلنے لگتے ہیں۔ میرا کوئی قصور نہیں تھا۔ میں نے کوشش کی تھی کہ میں اسے کوئی نقصان نہ پہنچاؤں۔

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

میرا ذہن ماؤف ہونے کو تھا۔

"میں اسے سب بتا دوں گا۔ ہاں! میں اسے خود سب کچھ سچ سچ بتا دوں گا۔ وہ مجھے معاف کر دے گی۔ ہاں ایسا ہی ہو گا۔ وہ مجھے معاف کر دے گی۔" میں نے جیسے خود کو تسلی دینے کی کوشش کی۔ یا شاید دھوکہ۔ اور میری تو ساری زندگی دھوکوں میں ہی گزری ہے۔

www.novelsclubb.com

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

کھڑکی پر اب بھی بارش کی بوندیں دکھائی دے رہی تھیں۔ایک بوند پھسل کر نیچے گری اور ایک ننھی بوند سے جاملی۔گھڑی کی آواز مسلسل کمرے کی خاموشی کو توڑ رہی تھی۔میں نے دیوار پر لگی ہوئی گھڑی کی سوئیوں کو دیکھا۔

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

☆☆☆☆☆☆

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔۔۔۔

وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھے ہوئے دیوار پر لگی گھڑی کی سوئیوں کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

"ممی! آپ مجھے چھوڑ کے تو نہیں جائیں گی نا؟" میرا سر اپنی ممی کی گود میں تھا۔وہ مجھے روز رات کو کہانیاں سناتی تھیں۔

کہانیوں میں ہمیشہ ایک پرنس گھوڑے پر سوار ہو کر آتا تھا اور اپنی پرنسس کو ولن سے بچالیتا تھا۔

"نہیں میرے پیارے بیٹے، میں تمہیں کبھی چھوڑ کے نہیں جاؤں گی۔" انہوں نے میرا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

"ممی! ڈیڈی ہمیں چھوڑ کر کیوں گئے تھے؟" میں نے اپنی ممی سے پوچھا تو انہوں نے کہا

"انہیں ایک بہتر پرنسس مل گئی تھی۔" ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

"ممی آپ روئیں نہیں۔ میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔" میری خواہش یہ تھی کہ میں اپنی ممی کے لیے وہ پرنس بنوں جو اکثر کہانیوں میں اپنی پرنسز کو بچاتا ہے۔

"ممی؟"

"جی بیٹے؟"انہوں نے نم آنکھوں سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"آپ میری پرنسس ہیں"میں نے انہیں کہا تو وہ انہیں نم آنکھوں سے مسکرا دیں۔

"وریح!؟"

"یس ممی!"

"آپ کو وہ کوڈ یاد ہے؟"

"یس ممی!"

"بتاؤ مجھے۔کیا کوڈ تھا؟"

www.novelsclubb.com

"Where do you belong?'

"Home"

"And where is home?"

"In your heart"

"شاباش! اگر کبھی بھی کوئی بھی آپ سے کہے کہ "میں آپ کی ممی کی دوست ہوں، یا میں انہیں جانتا ہوں وغیرہ وغیرہ تو آپ نے ان سے یہی کوڈ پوچھنا ہے۔ چاہے آپ انہیں جانتے ہو یا نہیں۔"

"اوکے ممی!"

ممی سے باتیں کرتے کرتے میں کب سو گیا، پتا ہی نہیں چلا۔

گھڑی کی سوئیوں کی آواز ایک بار پھر واضح ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

☆☆☆☆☆☆

جب میں صبح اٹھا تو معمول کے مطابق کچن کی طرف بھاگا، کیونکہ ممی مجھے ہمیشہ وہیں ملتی تھیں۔ پر آج ممی وہاں نہیں تھیں۔ میں نے پورے گھر میں انہیں ڈھونڈا لیکن ممی پتا نہیں کدھر چلی گئی تھیں۔

میں کاؤنٹر چیئر پر بیٹھ گیا۔

"ابھی ممی آجائیں گیں اور پھر وہ مجھے ہگ کریں گی۔" میں نے جیسے خود کو تسلی دینے کی کوشش کی۔

یا شاید دھوکہ۔

میں ابھی کچن میں ہی بیٹھا تھا جب ڈور بیل کی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

میں بھاگا بھاگا دروازے کی طرف گیا۔

دروازہ کھولا تو میری مسکراہٹ چند لمحوں میں پھیکی پڑ گئی۔

"وجیح! ہم تمہیں لینے آئے ہیں۔ تمہیں ہمارے ساتھ ہاسپٹل چلنا ہے۔" ممی نہیں آئیں تھیں، وہاں ممی کی بیسٹ فرینڈ کھڑی تھیں۔

"مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔ میں ممی کے بغیر کہیں نہیں جاتا۔" میں نے انہیں شدید برہمی سے کہا اور دروازہ بند کرنے لگا۔

"ممی ہاسپٹل میں ہیں۔" انھوں نے میرے دروازہ بند کرنے سے پہلے ہی اطلاع دے دی۔

"میں نے آپ سے کہا نا، میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گا۔"

"پر ممی ہاسپٹل میں ہیں وجیح۔ اور وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیے کہہ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"Where do you belong?"

انھوں نے بغیر سوچے جواب دیا۔ "Home"

"And where's home?"

میرے اس سوال پر وہ آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے پنجوں کے بل نیچے بیٹھیں اور میرے سینے پہ دستک دیتے ہوئے بولیں۔

"In your heart!"

"اب چلیں؟ ممی تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔"

میں نے ہاں میں سر ہلایا۔اپنی جیکٹ پکڑی اور ان کے ساتھ چل پڑا۔

مجھے ممی کے پاس جانا تھا۔وہ ٹھیک نہیں تھیں۔وہ بیمار تھیں۔لیکن وہ مجھے نہیں بتاتی تھیں۔شاید میں چھوٹا تھا اس لیئے۔

www.novelsclubb.com

مجھے ممی کو دیکھنا تھا۔مجھے ان سے فوراً ملنا تھا۔

راستے میں آج بہت ٹریفک تھی۔سب لوگ ویک اینڈ پر باہر کیوں نکل آتے ہیں؟ کیا یہ اپنے گھروں میں نہیں رہ سکتے؟

مجھے اپنی ممی سے ملنے کے لئے اس ٹریفک میں انتظار کرنا تھا۔

اور انتظار ایک اذیت ہے۔

☆☆☆☆☆☆

آخر کار ایک گھنٹے کے سفر کے بعد میں اپنی ممی کے پاس پہنچا تھا۔ ممی بیڈ پر لیٹی تھیں۔ مجھے دیکھ کر وہ مسکرا دیں۔

میری ممی بہت خوبصورت تھیں۔ ایک بات تو طے تھی کہ میری ممی جیسی خوبصورت عورت کبھی بھی میری زندگی میں نہیں آنے والی تھی۔ میں غلط تھا۔ لیکن یہ راز مجھ پر بہت دیر سے کھلنے والا تھا۔

اگر انسان کو پتا ہوتا کہ اس کے مستقبل میں کیا ہونے والا ہے تو وہ یقیناً اسے بدلنے کی جدوجہد کرتا۔ کیونکہ انسان کسی بھی حال میں خوش نہیں رہ سکتا۔ یہ اس کی فطرت ہے۔

www.novelsclubb.com

اور عادتیں بدلی جاسکتی ہیں، فطرت نہیں۔

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں مستقبل میں کیا کرنے والا ہوں تو میں بھی اسے بدلنے کی کوشش کرتا۔ لیکن کہتے ہیں نا۔۔۔

تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چلتی!

☆☆☆☆☆☆

میں اپنی ممی کو "ایرس" (Iris) بلاتا تھا کیونکہ مجھے ہمیشہ سے وہ پھول جیسی خوبصورت لگتی تھیں۔ میرے پسندیدہ رنگ بھی بلیو اور پرپل تھے۔ لیکن آج۔۔۔ آج میرا پھول مرجھایا ہوا لگتا تھا۔ میں توان کو ایسے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ مجھے توان کا پرنس بن کے انہیں بچانا تھا۔ لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ کوئی بھی مجھے زیادہ کچھ نہیں بتا رہا تھا لیکن میں سب سمجھ رہا تھا۔

"وجیح! تم اپنا بہت خیال رکھنا" میرے خیالات کا تسلسل میری ممی کی آواز سے توڑا تھا۔ سفید کمرے کی ایک طرف سوفے رکھے تھے اور کمرے کی دوسری جانب مریض کا بیڈ۔ میں اپنی ممی کے بیڈ کے ساتھ رکھے سٹول پر انکا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔ کمرے میں گھڑی کی سوئیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

"ممی آپ ہیں نا میرا خیال رکھنے کے لیے۔" میں نے بالکل ہلکی آواز میں جواب دیا۔ بہت سارے آنسو کسی پھندے کی طرح میرے گلے میں اٹکے ہوئے تھے۔

ممی دھیمے سے مسکرائیں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بیٹے میں ہوں۔ لیکن تم کو خود بھی اپنا خیال رکھنا آنا چاہیے۔"

"آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں نا!" میں نے انکے ہاتھ پہ گرفت مضبوط کرلی۔

"تمہیں کوئی کہانی یاد ہے؟ مجھے سناؤ گے؟" ممی نے میری بات نظرانداز کر دی تھی۔

"مجھے کوئی کہانی نہیں یاد!" آخر کار میرے آنسوؤں کو راستہ مل گیا تھا۔ اب وہ مجھ سے رک نہیں رہے تھے۔ میں ان کے سامنے کمزور پڑ گیا تھا۔

"آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گی۔" اب میں نے ان کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

"آپ سب نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا!" میں سٹول سے اٹھ کھڑا ہوا۔ میرا دل پھٹنے والا تھا۔ میں وہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا۔ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ میرا مقابلہ تقدیر سے تھا اور میں اس کے سامنے بہت کمزور تھا۔ میں نے

www.novelsclubb.com

اپنی ممی سے وعدہ کیا تھا کہ میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ لیکن میں بے بس تھا۔ جو طے شدہ تھا اسے ہو کر ہی رہنا تھا۔ میں اپنی پرنسس کو نہیں بچا سکا۔

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

☆☆☆☆☆☆

ماضی دھندلا گیا۔۔۔ گھڑی کی سوئیوں کی آواز مجھے دوبارہ حال میں لے آئی تھی۔

اچانک شیشے پر ایک بوند پھسلی اور نیچے کی کسی بوند میں جا ملی۔ میں ماضی میں مزید نا ٹھہر سکا۔ میں نے آنکھیں بھینچ لیں۔ ایک آنسو میری بائیں آنکھ کی پلکوں پہ اٹکا۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو آنسو بھی بارش کی بود کی طرح نیچے کو پھسلا۔ میں نے گیلی سانس اندر کو کھینچی۔

www.novelsclubb.com

(ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

گھڑی اب 11:58 بجا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب میں اپنے بیڈ کے کنارے بیٹھا۔ سائیڈ ٹیبل پر دو فون رکھے تھے۔ میں نے نیچے والا فون اٹھایا اور اسے پاور آن کیا۔ کچھ دیر بعد سکرین چمک اٹھی۔ ایک کے بعد ایک نوٹیفکیشن آنے لگے۔ میں نے فون میوٹ پر لگا دیا۔ تبھی میرے ہاتھ میں وائبریشن محسوس ہوئی۔

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

فون کی سکرین پر ایک اور نوٹیفکیشن آیا۔

"سٹرابیری کالنگ"

پیغام پڑھا، میری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ میں یہ کال ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔ اس وقت تو بالکل بھی نہیں۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔ مجھے اس سے بات کرنی تھی۔ پر اس طرح نہیں۔

میں نے سکرین پر نظر آتے سبز نشان پر انگلی رکھی اور پھر اسے اوپر کو سوائپ کیا۔

فون کو کان سے لگایا پر بولا کچھ نہیں۔

(ٹک ٹاک، ٹک ٹاک، ٹک ٹاک)

گھڑی اب پورے 12:00 بجا رہی تھی۔۔۔

دوسری طرف بھی خاموشی تھی۔ پھر دوسری طرف سے بولا گیا۔

"ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔ہیپی برتھڈے ڈئیر۔۔۔"

میں نے حیرت سے فون کو کان سے ہٹا کر دیکھا۔ پھر دوبارہ اسے کان سے لگایا۔

"ہیلو؟" دوسری طرف سے کہا گیا۔

www.novelsclubb.com

میں خاموش رہا۔

"ہیلو؟؟" دوبارہ دوہرایا گیا۔

میں نے محض 'ہوں' میں جواب دیا۔

"کچھ بول کیوں نہیں رہے؟ شکر ہے تم نے فون تو آن کیا۔ ویسے تم کدھر غائب ہو؟ آج کیفے میں بھی نہیں تھے۔ اوہ! میں تم سے ناراض ہوں۔ بات مت کرنا تم میرے سے۔ اور ہاں! ہیپی برتھڈے۔" کہہ کر فون کاٹ دیا گیا۔

میں سکرین کو تکتا رہا۔ میں نے غلط وقت پر فون آن کیا تھا۔

"کیا کر دیا میں نے۔ یہ میں نے کیا کر دیا!!" میں خود کو دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ میرا چہرہ لال ہو رہا تھا۔ میں اپنے بال نوچتے ہوئے خود سے بڑبڑا رہا تھا۔ بیڈ کے کنارے سے میں آہستہ آہستہ نیچے بیٹھتا چلا گیا۔

"یہ میں نے کیا کر دیا!" تبھی فون کی سکرین پھر سے روشن ہوئی۔

"تھری میسیجز فرام سٹرابیری" پیغام لکھا آ رہا تھا۔

میں نے فون کھولا اور میسج پڑھنے لگا۔ ایک لوکیشن سینڈ کی گئی تھی۔

"کل ملیں ؟مجھے بات کرنی ہے تم سے۔ٹائم اور لوکیشن میں نے سینڈ کر دی ہے۔ اور"

"اور انکار کا کوئی آپشن نہیں"

تین میسیجز کیے گئے تھے۔میں نے "اوکے "لکھ کر جواب بھیج دیا۔جواب جا چکا تھا۔دونوں ٹک نیلے ہو چکے تھے۔اور ایک دل بھیج کر ری ایکٹ کیا گیا تھا۔

میں نے فون بند کر کے سائڈ پر رکھ دیا۔پر مجھے کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی۔اسی وقت کا تو میں انتظار کر رہا تھا۔پھر؟پھر ایسا کیا تھا جو مجھے خوش نہیں ہونے دے رہا تھا؟

مجھے متلی محسوس ہوئی۔میں باتھروم کی طرف بھاگا۔خود کو آئینے میں دیکھا۔میرا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔وہ لمحات میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے۔میں نے اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالے۔زور زور سے۔جیسے میں اپنے گناہوں کو دھونے کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوشش کر رہا تھا۔اپنے ماضی کو،ان یادوں کو،سب کو بھلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

مگر ناکام! بالکل ناکام!

میں لاکھ دفع منہ دھولوں،لاکھ دفعہ خود کو دلاسہ دینا چاہوں،پر یہ حقیقت کوئی نہیں جھٹلا سکتا تھا۔۔۔کہ وجیہ حیدر۔۔۔ایک قاتل ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اس لمحے کو کچھ دیر یہیں روکتے ہیں اور ٹائم کو تھوڑا ریوائنڈ کرتے ہیں۔

"میم! آپکی کافی۔"کاؤنٹر بوائے کی آواز سے میرے خیال کا تسلسل ٹوٹا اور میں دوبارہ حال میں واپس آئی۔

(اس نے وہ انگوٹھی پہن رکھی تھی،وہ سیاہ انگوٹھی۔۔۔خاتم اسود،جو میں نے اسے دی تھی۔)

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟ میں نے اسے منا کیا تھا کہ وہ انگوٹھی وہ کسی کو نہیں دے گا۔ پھر بھی؟"

مجھے شدید غصہ آرہا تھا اس پر۔ہاں میں نے یہ کہا تھا کہ "کسی لڑکی کو مت دینا" لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں تھا کہ وہ کسی لڑکے کو دے دے۔

میں اس قدر غصے میں تھی کہ میں نے اپنا آرڈر بھی کینسل کر دیا۔

"ہے کہاں یہ؟ آج تو اس کی خبر لے ہی لیتی ہوں!" میں نے کیفے میں ہر طرف نظر دوڑائی پر وہ نا دکھائی دیا۔

"کیا پتا یہ وہ انگوٹھی نا ہو؟" میں نے سوچا کہ شاید یہ صرف ایک غلط فہمی ہو؟ اور میں بلا وجہ ہی اس کو برا بھلا کہے جا رہی ہوں؟

www.novelsclubb.com

"پر نہیں یہ وہ انگوٹھی ہی تھی۔" مجھے کہیں نا کہیں اس بات کا یقین تھا کہ یہ وہی انگوٹھی تھی۔

"اب میں اس سے رابطہ کیسے کروں؟" میں نے مڑ کر اس جگہ دیکھا جہاں ابھی وہ لڑکا کھڑا تھا۔ میں نے تو اس کا چہرہ بھی ٹھیک سے نہیں دیکھا۔

میں نے وہاں پر کھڑے ایک ورکر کو دیکھا جو اکثر مجھے دکھائی دیتا تھا۔

"اکس کیوز می؟"

"جی؟ آپ!" نوجوان نے شاید مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کیونکہ میں اکثر اس کیفے میں آیا کرتی تھی۔

"آپ مجھے تو جانتے ہوں گے، میں ریگولر ہوں"

"جی جی! کہیے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟"

www.novelsclubb.com

میں نے جب اسے بتایا کہ میں آج تین دن بعد آئی ہوں اور اپنے "ہونے والے منگیتر" کو ڈھونڈ رہی ہوں تو اس نے مجھے اس قدر حیرت انگیز بات بتائی کے کچھ دیر میں وہیں کرڑھی رہ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وٹ ؟اس نے ریزائن کر دیا ہے ؟"

"جی تین دن پہلے ہی اس کا لیٹر ریسیو ہوا تھا۔اسے بیرون ملک ایک بہتر جگہ پر جاب مل گئی تھی تو وہ چلا گیا۔"

"ایک.ں.ٹ.ث۔ لیکن۔۔۔اس نے مجھے تو ایسا کچھ نہیں بتایا۔"

"جی ہمیں بھی ایک دن پہلے ہی لیٹر ریسیو ہوا تھا۔"

"اچھا آپ کے پاس اس کا ایڈریس ہو گا؟"

"آپ اس کی ہونے والی منگیتر ہیں۔۔۔آپ کو نہیں پتا۔"

"ن۔۔۔نہیں اس نے ابھی ابھی گھر شفٹ۔۔۔خیر آپ یہ چھوڑیں اور مجھے اس کا ایڈریس دیں۔"

www.novelsclubb.com

"میڈم آپ ہماری ریگولر کسٹمر ہیں، لیکن میں ایسے ہی کسی بھی ورکر کی معلومات آپ کو نہیں دے سکتا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دیکھو۔۔۔میں ایک رپورٹر بھی ہوں۔۔۔ابھی تم لوگوں کے "ویل مینٹینڈ" کیفے کے کچن میں اچانک چھاپا ماروں گی اور پھر جو جو معلومات نکلیں گی نا۔۔۔اس کے ذمیدار تم ہو گے! صرف تم!" میں نے اس کی آنکھوں میں گھورتے ہوئے بولا تو اس نے حلق سے ڈھیر سارا تھوک نگلا۔

بس اتنی سی بات تھی اور ساری معلومات میرے ہاتھ میں۔

میں نے اپنے ایک ساتھی کو کال ملائی اور اس سے کچھ معلومات نکلوانے کو کہا۔ابھی مجھے گفٹ شاپ پر بھی جانا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

وقت تھا شام 4:30 کا۔

میں اس وقت کچن میں برتن دھو رہی تھی جب فون پر رنگ بجنے کی آواز سنائی دی۔میں نے ہاتھ سکھا کر فون اٹھایا۔

"السلام علیکم!"

"وعلیکم اسلام! جی اسد کیا خبر ہے؟"

"بھائی گھر پر تو نہیں ہیں، اور کیفے چھوڑنے سے پہلے انکا فون چوری ہو گیا تھا۔ ابھی تک آن نہیں ہوا۔"

"کیا؟ اور۔۔۔ اور آنٹی کدھر ہیں؟"

"وہ اپنی بیٹی کے پاس امریکا گئی ہوئی ہیں نا۔"

"اوہ! اوکے۔۔۔۔ تھینک یو سو مچ!"

"نو پرابلم! کوئی اور کام ہو تو مجھے ضرور بتایئے گا۔"

www.novelsclubb.com

"جی تھینک یو! اللہ حافظ۔"

میں نے فون کاٹ دیا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ کوئی مذاق کر رہا ہے؟"

"مجھے مل جائے میں اس سے پھر پوچھوں گی۔"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ جس دن اس کا فون آف ہوا، اسی دن اس نے جاب چھوڑ دی اور اسی دن سے اس کا میرے سے کوئی کانٹیکٹ نہیں۔"

سب سے بڑھ کر اس لڑکے نے وہ انگوٹھی کیوں پہن رکھی تھی؟ وہ تھا کون؟ پزل کا یہ کونسا پیس ہے جو میں مس کر رہی ہوں؟

میرے ذہن میں خیالات کا انبار تھا۔

"کل میں پھر سے کیفے جاؤں گی۔۔۔ کچھ ٹھیک نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

میں نے سوچتے ہوئے سر اپنے دونوں ہاتھوں میں گرا دیا۔

☆☆☆☆☆☆

میں نے کئی بار فون پر کال ملانے کی کوشش کی پر ہر بار فون بند آتا تھا۔

آج تاریخ 23 جنوری تھی، 24 کو اس کی سالگرہ۔

"ویٹ! یہ کوئی پرینک تو نہیں کر رہا؟"

میں نے ہر طریقے سے خود کو یہ یقین دلایا کہ جو بھی میں سوچ رہی تھی وہ سب میرا وہم تھا۔ایسے حالات میں انسان کو اکثر منفی خیالات ہی آتے ہیں۔جب کسی سے رابطہ ٹوٹ جائے، جب کسی کو یاد کریں پر اس سے بات نا ہو پا رہی ہو۔جب کہنے کو بہت کچھ ہو، پر سننے والا آپکے پاس نا ہو۔

کتنی عجیب سی بات ہے، ہمیشہ وہ بولتا تھا اور میں سنتی تھی، اب مجھے بولنا تھا اور اوہ کوئی جواب ہی نہیں دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

رات کے 11:58 بج رہے تھے۔

میں نے ایک بار پھر اسے فون کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میری سوچ کے برعکس اس بار کال مل گئی تھی۔مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ اسکا کوئی پرینک تھا۔یہ ضرور مجھے تنگ کر رہا تھا۔پورے بارہ بجے کال اٹھالی گئی تھی۔

معمول کے مطابق میں نے چند سیکنڈ انتظار کیا کہ وہ سلام کرنے میں پہل کرے گا، پر ایسا نہ ہوا۔۔۔

میں نے پھر بھی اپنے آپ کو قابو میں رکھتے ہوئے اسے (وہ جو کوئی بھی تھا) وش کیا۔

"ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔ہیپی برتھڈے ڈئیر جمال۔۔۔ہیپی برتھڈے ٹو یو۔"

دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔لیکن اگر یہ جمال نہیں تھا پھر بھی مجھے پتا لگانا تھا کہ یہ شخص کون تھا۔اسی کی مدد سے میں جمال تک پہنچ سکتی تھی۔

"ہیلو؟" میں نے اپنی آواز کو بالکل نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

دوسری جانب خاموشی تھی۔

"ہیلو؟؟"میں نے خود کو دہرایا۔

دوسری جانب سے صرف 'ہوں' میں جواب دیا گیا۔ جیسے دوسری جانب بیٹھا شخص اپنی آواز مجھے سنوانا نہیں چاہتا تھا۔ کیا میں اسے جانتی تھی؟

"کچھ بول کیوں نہیں رہے؟ شکر ہے تم نے فون تو آن کیا۔ ویسے تم کدھر غائب ہو؟ آج کیفے میں بھی نہیں تھے۔ اوہ! میں تم سے ناراض ہوں۔ بات مت کرنا تم میرے سے۔ اور ہاں! ہیپی برتھڈے۔" کہہ کر میں نے فون کاٹ دیا۔ یہ شخص جمال نہیں تھا۔ نا ہی یہ کوئی 'چور' تھا جسے فون چاہیے تھا۔ کچھ تھا اس شخص کے بارے میں جو جانا پہچانا تھا۔ کچھ تھا جو بہت غلط تھا۔ کاش میں انگلینڈ نا گئی ہوتی۔

میں نے نمبر اپنے ساتھی کو بھیج کر لوکیشن معلوم کرنے کا میسج کیا۔ پھر ایک خیال کے تحت اس شخص کو ملنے کا میسج کیا۔ یہ شخص جو کوئی بھی تھا، مجھے جانتا تھا۔ میں بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے جانتی تھی۔اب بس مجھے حقیقت جاننی تھی۔ان تین دنوں میں کیا ہوا تھا؟ جمال تاسیر کدھر تھا؟اور یہ شخص کیا ارادے رکھتا تھا۔اور ویسے بھی۔۔۔اس شخص کے پاس میری ایک قیمتی امانت تھی۔جو مجھے واپس لینی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

24 جنوری کی صبح 7:00 بجے۔

میں پوری رات سو نہیں سکا تھا۔پتا نہیں یہ موسم تھا یا میرا اپنا آپ شدید ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔میں نے خود کو ایک موٹے کمبل میں لپیٹا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔مجھے اپنا آپ سرد محسوس ہو رہا تھا۔مجھے لگ رہا تھا میں جم کر ایک پتھر جاؤں گا اور کسی بھی لمحے ٹوٹ پڑوں گا۔بہت مشقت کر کے میں نے ساری کھڑکیاں بند کر دیں اور خود کو لپیٹ کر بیڈ پر بیٹھ گیا، لیکن سب بے سود۔کوئی فرک نہیں پڑ رہا تھا۔بدقت میں نے اپنا فون اٹھایا اور اسے آن کیا۔ڈھیر سارے نوٹیفکیشنز۔عاسم کی لاتعداد مسڈ کالز۔عاسم

میرا رازدار تھا۔وہ رازدار جسے میں نے نہیں چنا تھا۔سب کو نظرانداز کر کے میں نے فون نمبرز نکالے اور "ڈاکٹر سارہ" کے نام پر انگلی رکھی۔

کچھ دیر بعد فون اٹھالیا گیا تھا۔

"ہیلو! ڈ۔۔ڈاکٹر سارہ؟ ک۔۔۔کیا آپ میرے گھ۔۔۔گھر آسکتی ہیں۔۔۔

ابھی اور۔۔۔اسی و۔۔۔وقت؟"

☆☆☆☆☆☆

وقت تھا رات 10:32 کا۔

میں کیفے سے سیدھا اس جگہ پہنچا تھا جہاں مجھے بلایا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ جگہ سنسان تھی،ایک کھلی سڑک جس پر صرف زرد سٹریٹ لائٹس جل رہی تھیں اور چاند کی نیلی روشنی گردونواح کے علاقوں کو اتنا روشن کیے ہوئے تھی کہ بتایا جاسکتا تھا کے پاس صرف بڑی بڑی جھاڑیاں ہیں اور ایک طرف ویران جنگل۔

میں دھیرے دھیرے اس ویران سڑک پر آگے بڑھتا گیا۔ تبھی مجھے اپنے پیچھے سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔اور میں پلٹ گیا۔

☆☆☆☆☆☆

"بہت سارے سوال پوچھنے ہیں مجھے تم سے۔" میں نے اس شخص کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ دھیرے سے پلٹنا شروع ہوا۔اس کے چہرے کہ دائیں جانب زرد اور بائیں جانب

چاند کی نیلی روشنی پڑ رہی تھی۔وہ مڑا تو دھیرے دھیرے اس کا چہرہ واضح ہوا۔

(کاؤنٹر پہ واپس آتے ہوئے میں نے اپنے دوست کو دیکھا جو مجھے قدرے حیرت سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ ہو کیا رہا ہے۔)

اس کا چہرہ اب میرے سامنے تھا۔اور میں اسے جانتی تھی۔

(یہ شخص جو کوئی بھی تھا، مجھے جانتا تھا۔میں بھی اسے جانتی تھی)

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے بال، گہرے بھورے تھے، جن میں ہلکا ہلکا سنہرا پن تھا۔

سیاہ آنکھیں۔ جن میں ایک چمک تھی۔

(میرا ایک دوست ہے، اسکی آنکھیں نا ہمیشہ بہت خالی لگتی ہیں، لیکن ایک ہلکی سی چمک ہے ان میں۔ جیسے ایک گہری سرنگ کے آخر میں روشنی ہو، جیسے خلا میں تارے چمک رہے ہوں۔ بالکل ویسی آنکھیں)

☆☆☆☆☆☆

اس کی سرد آواز پہ میں دھیرے سے مڑا۔ یہ چہرہ وہی تھا جس کے انتظار میں میں ہر وقت رہتا تھا۔ یہ آواز آج مجھے پکار رہی تھی، لیکن اس آواز میں میرے لیے کوئی محبت نہیں تھی، اگر کچھ تھا تو صرف اور اس ایک احساس۔ اجنبیت۔

(یہ وہی چہرہ تھا جس کی وجہ سے میں نے کیفے میں کام کرنا جاری رکھا تھا۔)

جس دن میں نے پہلی بار اسے دیکھا تھا، میں اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔اور آج بھی حال کچھ ایسا ہی تھا۔فرق یہ تھا کہ جس چہرے کی یاد وہ مجھے دلاتی تھی، میری ماں کا وہ چہرہ مجھے بہت محبت سے دیکھتا تھا۔

(ایک بات تو طے تھی کہ میری ممی جیسی خوبصورت عورت کبھی بھی میری زندگی میں نہیں آنے والی تھی۔پر میں غلط تھا۔)

☆☆☆☆☆☆

"تم۔۔۔تم تو جمال کے دوست ہو نا؟" میں نے آنکھوں میں حیرت لیے اس سے پوچھا تھا۔

"میں اس کا دوست نہیں بن سکا۔" یہ وہ جواب تھا جس کا میں تصور بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ک۔۔۔ کیا مطلب ؟اس کا فون اور اس کی انگوٹھی۔۔۔ تمہارے پاس کیا کر رہے ہیں؟ وہ کہاں ہے ؟؟ہاں ؟"میں تقریباً چنگھاڑتے ہوئے بولا۔

"میں اسے مارنا نہیں چاہتا تھا۔"سامنے سے جواب نم آنکھوں سے آیا تھا۔

میں نے اپنی جیب سے پستول نکالی اور اس کی طرف تان لی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم ؟"میں اسکے آین سامنے آ کھڑی ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆

19 جنوری کی رات۔

وقت تھا دیر رات 12:56 بجے کا۔

www.novelsclubb.com

ہم دونوں کو آج لیٹ نائٹ شفٹ ملی تھی۔ صبح جمعہ تھا۔زیادہ رش ہونا تھا اس لیئے ہمیں ہی کلوزنگ کرنی تھی۔ صبح آنے والے آلے کی آسانی کے لیے۔ہم دونوں کچن میں کھڑے تھے اور ہمارا ایک ساتھی باہر کاؤنٹر پر چیزیں سمیٹ رہا تھا۔

"وجیح! تم سے ایک بات پوچھوں؟" جمال نے مجھے مخاطب کیا تو میں شیلف کے ساتھ ٹیک لگا کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"ہاں پوچھو!"

"ایک لڑکی کیفے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ جب کوئی اس کی کافی کا مگ لے کے بھاگ گیا۔ بتاؤ لڑکی نے کیا کہا ہوگا؟"

"کیا؟"

"I think I've been mugged...Pfft "

ناجانے کیوں اس بات پر ہم دونوں اتنی زور سے ہنسنے لگے کے باہر کاؤنٹر پر کھڑا ہمارا ساتھی آکر ہمیں دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں ٹھیک تو ہو؟

"ہاں ہاں ہم ٹھیک ہیں۔" جمال نے اسے کہہ کر اطمینان دیا۔ وہ باہر چلا گیا تو ہم دونوں پھر ہنسنے لگے۔

"اوہ! میرا جبڑا دکھ رہا ہے" جوک اتنا فنی نہیں تھا۔ مگر ہم دونوں کی ہنسی نے اسے فنی بنا دیا تھا۔ مجھے لگا تھا کہ وہ کوئی بہت سنجیدہ بات کرنے والا ہے۔ میں ایسا جوک ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا اس لیئے یہ زیادہ فنی لگ رہا تھا۔

"اچھا اچھا ایک میں سناتا ہوں"

"ہاں ہاں سناؤ"

"بتاؤ پرندے کدھر جا کر کافی پیتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"کدھر؟"

"Nest Cafeeee 🎶 " 🎶 اس والے پر ہم دونوں پھر ایک بار اس قدر ہنسے تھے کہ قابو پانا مشکل ہو گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یار ہم دونوں کتنے فنی ہیں!" جمال نے مجھ سے کہا تو میں مسکرادیا۔وہ واقعی میرے اسپائیڈر مین کا نیڈ تھا۔اس طرح مجھے وہی ہنسا سکتا تھا۔ایک بار مجھے ڈاکٹر سارہ نے نصیحت کی تھی کہ جیسے سپائیڈر مین نے اپنے دوست کو اپنا راز بتایا تھا ویسے ہی میں اپنی بیماری کا کسی دوست کو بتاؤں جس پر میں سب سے زیادہ بھروسہ کرتا ہوں۔اور میں نے یہ بات صرف جمال کو بتائی تھی اور یقیناً یہ ایک بہترین فیصلہ تھا۔میں نے اسے اپنا نیڈ منتخب کیا تھا۔ "You are the Ned to my Spiderman"بس ایک ڈائیلاگ تھا۔پر کتنا قیمتی تھا۔

مسلسل ہنسنے کے بعد ہم دونوں اپنے اپنے کام پر لگ گئے۔وہ بیکنگ ائٹمز کو تیار کرنے لگا اور میں سب برتنوں کو ترتیب سے سیٹ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ آج تمہاری دوست نہیں آئی؟" میں نے اس سے سوال کیا۔

"نہیں اس کا آج آفیشل ڈنر تھا اور پھر اسے انگلینڈ جانا تھا اس لیے وہ نہیں آئی۔"

"تم دونوں کافی کلوز ہو۔ نہیں؟"

"پہلے نہیں تھے۔اب ہیں۔"

برتنوں کو سیٹ کرتے ہوئے میرے ہاتھ رک گئے۔

"تم دونوں کی دوستی کیسے ہوئی تھی؟"

"وہ کیفے میں اکثر اپنی ماما کے ساتھ آیا کرتی تھی۔پر تب میں اسے نہیں جانتا تھا۔ پھر تمہیں یاد ہے ایک دن جب وہ بوکھلائی ہوئی سی آئی تھی کیفے میں اور تم حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟"

"ہاں! یاد ہے مجھے۔" وہ دن ہی تو تھا جب میں نے اسے پہلی بار دیکھا تھا۔پہلی بار مجھے کسی لڑکی میں اپنی ماں کا حسن، انکی نزاکت دکھائی دی تھی۔وہ چہرہ اور اس لڑکی کی ہر حرکت میرے دل کو اچھی لگی تھی۔میں اسے اس لیئے حیرت سے نہیں دیکھ

رہا تھا کیونکہ وہ بوکھلائی ہوئی لگتی تھی بلکہ اس دن سے تو وہ مجھے پاگل کر کے چلی گئی تھی۔

"اس دن جب میں اپنے گھر گیا تو پتا چلا کے وہ لوگ ہمارے ساتھ ہی شفٹ ہوئے تھے۔ تبھی ہم دونوں کی بات چیت زیادہ ہوتی تھی۔"

"اور؟"

"اور کیا؟"

"کیا تم اسے پسند نہیں کرتے ؟"میں نے اس سے پوچھا تو اس نے مڑ کر مجھے دیکھا۔

"پسند؟ میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں۔"اس کے چہرے کی مسکراہٹ بہت سادہ اور خالص تھی۔ مگر مجھے تپا دینے والی۔

www.novelsclubb.com

"کیا وہ بھی تم سے محبت کرتی ہے ؟"میرے اس سوال پر وہ تھوڑی دیر کو خاموش ہو گیا پھر اس نے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شاید۔"

"شاید؟ کیا اس نے کبھی تمہیں کوئی ہنٹ نہیں دیا؟"

"ہنٹ تو نہیں مگر۔۔۔آج جانے سے پہلے اس نے مجھے یہ دیا ہے۔ لیکن اسے اعتراف محبت سمجھنا ابھی میں ٹھیک نہیں سمجھتا۔" اس نے اپنی شرٹ کے اندر سے ایک چین نکالی جس میں ایک سیاہ انگوٹھی تھی۔ وہ انگوٹھی دیکھنے میں بالکل سادھی سیاہ انگوٹھی لگتی تھی۔ پر جب میں نے اسے قریب سے دیکھا اور انگلیوں کے پوروں سے چھوا تو محسوس ہوا کہ اس پر ننھے ننھے سیاہ پیڑ اور پہاڑ تراشے گئے تھے۔ وہ انگوٹھی بہت خوبصورت تھی۔

"یہ کسٹم میڈ ہے جمال" میں نے اسے بتایا تو وہ زرا چونکا۔

"اس کا کیا مطلب۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ انگوٹھی خاص طور پہ بنوائی گئی ہے۔ جیسے کسی یادگار کے طور پر۔اور کوئی بھی لڑکی ایسی چیز کسی بھی عیرے غیرے لڑکے کو نہیں دیتی۔"
میں نے کہتے ہوئے نظریں جھکالیں اور واپس اپنے قدم پیچھے بڑھا لیے۔

"یعنی وہ بھی مجھ سے۔"

"پتا نہیں!"اس بار میں شدید تپے ہوئے انداز میں بولا۔ میرا سینا جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

کیوں آخر کار؟ جمال ہی کیوں؟ میں کیوں نہیں؟ میں نے ڈھیر سارے آنسو روکنے کی کوشش کی اور واپس برتن سیٹ کرنے لگا۔

جمال نے بھی مزید مجھ سے کوئی بات نا کی۔ لیکن اب آگ لگ چکی تھی۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا میں خود پر قابو کیسے پاؤں۔ میں نے پوری قوت سے شیلف کو تھام لیا۔
میری آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وجیح؟ تم ٹھیک ہو؟" جمال کی آواز سنائی دی تو میں خود پر قابو پانے میں ناکام ہو گیا۔ میں نے زور سے سٹیل کی ٹرے اٹھا کر اس کے سر پر دے ماری۔ وہ اپنا توازن کھو بیٹھا۔ میں نے ایک بار پھر اس کے سر پر وار کیا۔

وہ مجھے بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنے والے آنسو میرے دل میں تیر کی طرح گھس رہے تھے۔

"وجیح؟" وہ اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش میں تھا۔ اس نے سلیب پر ادھر ادھر ہاتھ مارے۔ اور ایک چھری پکڑی۔ میں نے اسی ٹرے سے اس کے ہاتھ پر وار کیا پر بے سود۔ اس نے چھری قدرے زور سے تھام رکھی تھی۔ اس نے مجھے دھکا دیا تو میں لڑکھڑا گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟" اس نے میری آنکھوں میں کچھ کھوجتے ہوئے پوچھا۔

"وہ۔ صرف۔ میری۔ ہے۔" میں نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔

اس کی آنکھوں میں اب نمی کی جگہ لال لکیریں در آئیں تھیں۔اس نے چھری سے مجھ پر ایک وار کیا تو میرے کندھے پر کٹ لگا۔میری کراہ نکلی۔میں نے اس کی طرف سٹیل کی ٹرے سے ایک اور حلہ کیا۔

خود کو بچانے کے لیئے اس نے میرے اوپر چھری سے کئی وار کیے۔مجھے جگہ جگہ کٹ لگے۔بالآخر میں نے اسے دیوار کے ساتھ لگا یا۔

(میں اسے مارنا نہیں چاہتا تھا۔)

میں نے اسے دیوار سے لگا یا اور ٹرے ایک طرف پھینک دی۔سارے میں ٹرے کی آواز گونجنے لگی۔

میں نے اس کے ہاتھ سے چھری چھین لی۔میں چھری کو پرے پھینکنے لگا تھا۔۔۔

"وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔" چھ الفاظ۔ان چھ الفاظ نے مجھے چھری سے بھی زیادہ درد پہنچایا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ چھ الفاظ جیسے میرے سینے میں گھومپے گئے تھے۔

میں نے بے اختیار چہرہ اس کی طرف موڑا اور چھری اس کے پیٹ میں دے ماری۔

ایک طرف ٹرے کے گرنے کی آواز تھی اور دوسری طرف جمال کے چیخنے کی۔

میں نے چھری سے چھ دفعہ اس پر وار کیا۔

جو کچھ بھی ہوا تھا چند لمحوں میں ہی ہوا تھا۔

جب تک میں نے خود پر قابو پایا۔۔۔وہ مر چکا تھا۔ دھڑلے سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

"اب تم دونوں کیا کر رہے۔"

www.novelsclubb.com

ہمارا ساتھی جو اندر آیا تھا وہ وہیں ٹھہر گیا۔

"و۔۔۔وجیح؟ یہ سب۔۔۔یہ سب کیا ہے؟"

میں جیسے ایک خواب سے بیدار ہوا تھا۔ایک ڈرونے خواب سے۔ لیکن اب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔میں ہوش میں ہو کے بھی ہوش میں نا تھا۔

"وجیح یہ تونے کیا کر دیا؟" مجھے اس کی آواز کسی گہرے کنویں سے آتی سنائی دے رہی تھی۔

"وجیح!۔۔۔وجیہ!" جب تک میں نے ہوش پایا میرے ہاتھ لال رنگ سے رنگے ہوئے تھے۔لال خون سے۔جمال تاثیر کے خون سے۔

میرے سامنے۔۔۔میرے سامنے اس کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

"یہ۔۔۔یہ میں نے جان بوجھ کے نہیں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

میرا ذہن خیالات کے جال سے پھٹنے والا تھا پر زبان ساتھ چھوڑ چکی تھی۔مجھے بالکل ہلکا محسوس ہونے لگا تھا۔میں نے سلیب کا سہارا لیا۔

وہ کسی کو کال ملا رہا تھا۔کسے؟ پولیس کو؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔" میں نے خود کو زیر لب بڑبڑاتے سنا۔

"دیکھ وجیح! میں نے ایک دوست کو کال کی ہے۔۔۔وہ آ کے اسکو ٹھکانے لگا دے گا۔" وہ مجھ سے کہہ رہا تھا پر مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ میرا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔

"تم۔۔۔تم میری مدد کیوں کر رہے ہو؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"یہ سب اس وقت ضروری نہیں ہے۔ میں گارڈ کو دیکھ کے آتا ہوں۔ تب تک میرا ایک دوست آئے گا۔ تم اتنی دیر میں یہ سب سمیٹو۔۔۔ہاں؟"

"ہوں!" میں نے ہلکی سی آواز میں اسے جواب دیا تو وہ میرا کندھا تھپتھپاتے ہوئے باہر نکل گیا۔ مجھے اپنی آواز کسی کنویں سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں جمال کے قریب گیا۔ میں نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

"جمال؟۔۔۔جمال؟"

"اٹھ جا یار!" میں نم آواز میں اسے پکارتا رہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پلیز جمال! اٹھ جا یار!" میں اپنے آنسوؤں کو قابو کرنے میں ناکام رہا تھا۔

"جمال!!!" میں تقریباً غرایا۔ مگر کوئی فائدہ نا ہوا۔

میں نے اس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔ میں یہ تو نہیں چاہتا تھا۔

"یہ کیا ہو گیا جمال؟؟؟" میں اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

نا جانے میں کب تک یونہی اس کا سر اپنے سینے سے لگائے بیٹھا رہا۔ میں سپائیڈر مین کیسے ہو سکتا تھا؟ میں اپنے نیڈ کی جان کیسے لے سکتا تھا؟

"تم ابھی تک یہیں ہو؟" وہ اندر آیا تو اس بار وہ اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ دو لڑکے اور تھے۔

www.novelsclubb.com

"وجیح پیچھے ہٹو، یہ اسے لے کے چلے جائیں گے۔ فقر مت کرو، کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے کہا تو اس کے ساتھ آئے دونوں لڑکے جمال کی ڈیڈ باڈی اٹھانے لگے۔

"تم میری مدد کیوں کر رہے ہو؟ عاسم۔" وہ دونوں جمال کو باہر لے گئے تو میں نے اس سے سوال کیا۔

"کیونکہ۔۔۔ یہ مجھے بالکل پسند نہیں تھا۔ ایسے لوگوں کا مر جانا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تم نے وہ کیا ہے، جو میں ہمیشہ سے کرنا چاہتا تھا۔"

"کس قدر بے حس ہو تم!"

"چچ چچ! نہیں وجیح۔۔۔ تم مجھے ایسے نہیں کہہ سکتے۔ میں لاکھ بے حس ہی سہی، لیکن ایک قاتل نہیں ہوں۔" اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"فکر مت کرو۔۔۔ اب سے میں تمہارا راز دار ہوں۔"

"یہ بکھیڑا سمیٹو اور نارمل ہو جاؤ۔ یہاں کچھ نہیں ہوا۔" میرا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے وہ کھڑا ہوا۔

("ایکسکیوز می؟"

"جی؟"

"آپ مجھے تو جانتے ہوں گے، میں ریگولر ہوں"

"جی جی! کہیے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟")

کچن سمیٹتے وقت میرے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ کچھ دیر میں روشنی ہونے والی تھی۔ ابھی تو رات کا اندھیرا اس واقعے پر پردہ ڈالے ہوئے تھا۔ مگر دن کی روشنی اتنی مہرباں نہیں تھی۔

میں نے سب کچھ صاف کر لیا۔ تبھی سلیب کے پاس مجھے کچھ نظر آیا۔ میں پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔ سلیب کے نیچے ایک دو دفعہ ہاتھ مارا اور پھر وہ شے میرے ہاتھ میں آ گئی۔

www.novelsclubb.com

میں نے ہاتھ ہوا میں بلند کیا۔وہ ایک سیاہ انگوٹھی تھی۔ خاتم اسود۔اس کے اوپر بنے ننھے ننھے پیڑوں کو میں نے اپنے پوروں سے چھوا۔اور اسے اپنی انگلی میں ڈال لیا۔

جب میں باہر نکلا تو وہ اس کی ڈیڈ باڈی کو گاڑی میں ڈال چکے تھے۔ تبھی جمال کے فون کی گھنٹی بجی۔میں نے اس کی جیب میں ہاتھ ڈال کر فون نکالا۔"سٹرابیری کالنگ"

میرے جبڑے بھینچ گئے۔میں نے ڈھیر سارا تھوک نگلا اور فون پاور آف کر دیا۔

اگلے دن جب میں خود کو بدقت نارمل کر کے کیفے گیا تو حیرت سے میری آنکھیں کھلی رہ گئیں۔وہاں ایسا ماحول تھا جیسے پچھلی رات کبھی اس کیفے پر سے گزری ہی نہیں تھی۔ہر کوئی بالکل نارمل تھا۔البتہ گارڈ بدل چکا تھا اور ایک استعفیٰ وصول کیا گیا تھا۔جمال تاثیر کا استعفیٰ اور خبر یہ دی گئی تھی کہ جمال کا فون چوری ہو گیا ہے، اس کے نمبر پر کوئی رابطہ نا کرے۔

☆☆☆☆☆☆

حال میں واپس آتے ہیں۔۔۔

("میں اسے مارنا نہیں چاہتا تھا۔" سامنے سے جواب نم آنکھوں سے آیا تھا۔

میں نے اپنی جیب سے بندوق نکالی اور اس کی طرف تان لی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟" میں اسکے عین سامنے آ کھڑی ہوئی۔)

"مجھے معاف کر دیں" وہ میرے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

"میں تمہیں کیسے معاف کر دوں؟" آنسو میری پلکوں پہ آ کے ٹھہر گئے۔

"میں آپ سے محبت کرتا ہوں، مجھے آپ کی ضرورت ہے۔"

www.novelsclubb.com

(میں اس سے محبت کرتا ہوں سارہ)

"تمہیں میری نہیں، علاج کی ضرورت ہے۔"

("وجیح یہ وہ نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو۔ یہ محبت نہیں ہے"۔)

"میں جھوٹ نہیں کہہ رہا، میں کبھی اس کو مارنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ میرا دوست تھا۔ لیکن وہ میرے مقابل تھا۔

(یہ جو تم نے کیا ہے وجیح، یہ محبت میں نہیں آبسیشن میں کیا ہے)

"تم ایک اوبسیسڈ انسان ہو، اور کچھ نہیں۔"

(اس بیماری کو اوایل ڈی کہتے ہیں "اوبسیسو لوڈس آرڈر" یہ اکثر او سی ڈی کے مریضوں میں پائی جاتی ہے۔ اس میں آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو ایک شخص سے سچی محبت ہے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ یہ صرف ایک ایٹریکشن ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان پوزیسو ہو جاتا ہے۔ اور دوسری جانب سے بھی یہی احساسات حاصل کرنا چاہتا ہے۔)

www.novelsclubb.com

"میں خود کو معاف نہیں کر سکتا۔ میری اذیت ختم کر دیں۔ پلیز۔" وہ زار و قطار رونے لگا۔ اس نے اپنے ہاتھ بھی جوڑ لیے۔

(چاہے وہ تمہیں معاف کر بھی دے لیکن تم خود کو کبھی معاف نہیں کر سکو گے۔)

"تم میری معافی کے طلب گار نہیں ہو۔ تم سے حساب اللہ لے گا۔" میں پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

(تمہارا ارادہ قتل کا نہیں تھا۔ اسے قتلِ خطا تسلیم کیا جائے گا۔ مطلب معافی ہے۔ اگر تم سچے دل سے شرمندہ ہو تو۔)

"مجھے آپ کی محبت نا بھی ملے پر مجھے آپ کی نفرت قبول نہیں۔" اس نے میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

(کاش وہ تمہیں معاف کر دے وجیح۔)

"میرے دل میں تمہارے لئے کوئی احساس نہیں ہے۔میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتی۔"

(اگر اس نے مجھے معاف نا کیا تو میں مر جاؤں گا)

"میں جمال سے معافی نہیں مانگ سکا۔اگر آپ بھی مجھے معاف نہیں کریں گی تو میں مر جاؤں گا۔" وہ گڑگڑایا تھا۔

میں نے آنکھیں بھینچ لیں۔میں اسے اس طرح نہیں دیکھ پا رہی تھی۔

(میں تمہارے لئے دعا کروں گی وجیح۔کاش تمہارے لیے وہی فیصلہ کیا جائے جسے تم آسانی سے برداشت کر سکو)

www.novelsclubb.com

"تم مر ہی جاؤ تو بہتر نہیں؟" میرے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔میں بدقت بول پا رہی تھی۔

(میں اس کی سزا جھیل سکتا ہوں، اس کی نفرت نہیں۔)

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے موت قبول ہے، آپ کی نفرت نہیں۔" اس نے کہتے ہوئے میرے ہاتھ سے بندوق چھین لی اور اپنی کنپٹی پر تان لی۔

"اگر مجھے آپ کی نفرت کے ساتھ جینا پڑے گا تو اس سے بہتر ہے کے میں مر ہی جاؤں۔"

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟ خودکشی کر کے تم اپنی آخرت بھی تباہ کرو گے!"

"زندہ رہا تو یہ تصور کہ آپ مجھ سے نفرت کرتی ہیں ویسے ہی مجھے تباہ کر دے گا۔"

"یہ بچوں جیسی باتیں بند کرو۔ یہ سب باتیں فلموں میں ہی اچھی لگتی ہیں۔ میرے پاس تمہارا اعتراف جرم ہے۔" میں نے اپنی جیب سے موبائل فون نکالا جس پر ساری ریکارڈنگ ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے۔۔۔ مجھے ہمیشہ دھوکا ہی ملا ہے، میں نے جس سے بھی سچی محبت کی ہر اس شخص نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔" وہ بھرائی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے ہمیشہ ہر کسی نے اپنی کہانی کے سائڈ کریکٹر کا رول دیا ہے۔ کسی نے بھی۔۔۔مجھے اس قابل نہیں سمجھا کہ میں خود کو کہانی کا مین کریکٹر سمجھ سکوں۔۔۔اور اب۔۔۔اب میں سب کی نظر میں ولن بن گیا ہوں" وہ بندوق کو اپنی کنپٹی سے دور لے کے جا رہا تھا۔اب بندوق کا رخ میری طرف تھا۔

تبھی کہیں قریب سے پولیس کے سائرن کی آواز سنائی دی۔

زرد اور نیلی روشنی میں اب ہلکی ہلکی لال اور گہری نیلی روشنیاں نظر آنے لگی تھیں۔

"تم ولن نہیں ہو۔ تم وہ کردار ہو جس کے بارے میں لوگ غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں۔ لیکن تم نے خود کو یہ کردار دیا ہے۔ تمہیں ایک سچا دوست ملا تھا۔۔۔ مگر تم نے اس کی دوستی کا کیا صلہ دیا؟ اس کی جان لے لی؟ تم پوچھ رہے تھے نا کہ کیا میں اس سے محبت کرتی ہوں؟ تو سنو۔ میں عین الحیات صرف اور صرف جمال تاثیر

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے محبت کرتی ہوں۔اب کیا تم میری جان بھی لے لو گے؟"میں زخمی سا مسکرائی۔

سائرن کی آواز اب قریب سے سنائی دے رہی تھی۔

"میں نے آپ سے سچی محبت کی ہے۔اگر سچی محبت کرنا ایک بیماری ہے۔تو ہاں میں بیمار ہوں۔"اس نے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی اتاری اور میری طرف اچھال دی۔وہ سیاہ انگوٹھی آخر کار آزاد تھی۔اب وہ کسی کی گرفت میں نا تھی۔

پولیس کے اہلکار ہم دونوں کے ارد گرد ایک گھیرا بنائے کھڑے تھے۔وجیح نے بندوق میری طرف سے ہٹالی۔پولیس نے اپنی بندوقیں لوڈ کیں۔ہر طرف لال اور نیلی روشنیاں جگمگا رہیں تھیں۔

"میں آپ کی معفی کاانتظار کروں گا۔بے شک انتظار ایک اذیت ہے"اس نے کہا اور زخمی سا مسکرادیا۔اس نے بندوق اپنی کنپٹی پہ رکھ لی۔پولیس اپنی جگہوں پر کھڑی تھی اور ویجیح نے بندوق کاٹر گرد بادیا۔

☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 25جنوری۔

وقت تھا صبح 8:00بجے گا۔

"Street Kafé""کے باہر آج انکی خراب مینیجمینٹ ار بے جالاپرواہیوں کی وجہ سے ایک بڑاساتالالگا تھا۔ان کی غیر زمیداری کی وجہ سے کتنی زندگیاں برباد کو چکی تھیں۔پہلے انہوں نے بغیر تحقیق کے ایک اوسی ڈی کے مریض کو ور کرر کھا، اپنے سنگین جرائم کو چھپایااور تواور اپنے بیسٹ ورکر کے جانے کے بعد اجزاء میں ملاوٹ شروع کی۔

اپنے گھر پہنچ کر میں نے جمال کے گھر والوں کو اطلاع دی۔انہیں بھی ابھی اس اذیت سے گزرنا تھا۔

میں اپنے سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی تھی۔بال ڈھیلے جوڑے میں قید تھے۔میرے سامنے وہ سیاہ انگوٹھی پڑی تھی۔میں نے اسے اٹھایا۔ماضی کی بہت سی یادیں ایک فلم کی طرف چلنے لگیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔۔۔

سکردو کے پہاڑوں پر ہم دونوں ہاتھ تھامے اونچائیوں کو چھونے چلے تھے۔

"بابا! ہم اور کتنا اوپر جائیں گے؟"

"بس تھوڑا سا اور!"

"یہ تھوڑا اور کب آئے گا؟"

www.novelsclubb.com

"بس آگیا۔" بابا میرا ہاتھ تھامے چل رہے تھے۔

"میں تھک گئی ہوں۔"

"تھک بھی گئی؟ ابھی تو تمہیں بہت اوپر جانا ہے!"

"بابا مجھے لگ رہا ہے کہ میں واقعی بہت اوپر چلی جاؤں گی اور پھر آپ کہیں گے کہ اتنا بھی اوپر نہیں جانا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے پاس۔"

"میں تمہیں پیٹھ پہ بیٹھاؤں؟" بابا نے میری آخری لائن کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ میں بابا کی پیٹھ پر چڑھ گئی۔

آخر کار کچھ سفر کے بعد ہم وہاں پہنچ ہی گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"واؤ! دس از سوپریٹی" وہ نظارہ ایسا تھا جسے میں کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔

ہلکے سرمئی آسمان پر ہر طرف ہلکے ہلکے بادل تھے۔ جن کو پہاڑوں کی چٹانیں اور اور درخت کاٹ کر اوپر نکل رہے تھے۔ بلندیوں کی سمت۔ بابا میرا ہاتھ پکڑ کر تھوڑا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سا اور اوپر لے کر گئے تو شنگریلا جھیل واضح ہوئی۔ شنگریلا جھیل کا پانی نیلا اور سبز دکھتا تھا۔ جب میں نے تھوڑا اور آگے ہو کر دیکھا جھیل بالکل ایک دل کی طرح دکھ رہی تھی۔ جھیل کے ارد گرد ریزورٹ اور چھوٹے چھوٹے مکان بنے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر کی چھتیں لال رنگ کی تھیں۔ اور ارد گرد ہریالی ہی ہریالی تھی۔ ہر طرف سبز درخت اور پہاڑ دکھائی دے رہے تھے۔

کچھ دیر ہم یہی حسین منظر دیکھتے رہے اور پھر ہم دونوں وہیں پر بیٹھ گئے۔ بابا نے مجھے ایک کاغذ اور قلم تھمایا اور کہا کہ "یہاں۔۔۔" انگلی کاغذ پر رکھی۔

"اپنے خیالات لکھو" بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے خیالات؟" www.novelsclubb.com

"یہاں پر جو بھی تم تصور کرتی ہو۔۔۔یعنی سوچتی ہو اسے لکھو۔"

"اوکے!"

"کیا لکھا ہے آپ نے ؟" کچھ دیر بعد بابا نے مجھ سے پوچھا۔

"میں یہ سوچتی ہوں کہ یہ لمحہ کبھی بھی ختم نا ہو اور ہمیشہ میرے پاس رہے۔"

جب ہم لوگ اسلام آباد واپس آئے تو اس کے چند دنوں بعد ہی بابا نے مجھے ایک ڈبی تھمائی۔

"یہ کیا ہے بابا؟"

"کھول کے دیکھو!" میں نے ڈبی کھولی تو اندر ایک سیاہ انگوٹھی تھی۔ یہ انگوٹھی پہلی بار دیکھنے میں بالکل سادھی لگتی تھی پر جب اس کو نزدیک سے دیکھو تو پہاڑ اور درخت دکھائی دیتے تھے۔ یہ وہ منظر تھا جو میں نے بابا کے ساتھ دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

میرے بابا سے میں بہت محبت کرتی کوں، اس لیئے یہ انگوٹھی میں نے اس مرد کو دی تھی جس سے میں اپنے بابا کے بعد سب سے زیادہ محبت کی تھی۔ جمال تاثیر اب

میرے پاس نہیں تھا۔ نا ہی وہ آنے والا تھا۔ لیکن میرے دل میں اسے ہمیشہ زندہ رہنا تھا۔

زندگی بھی ایک خاتم اسود کی طرح ہے۔ ایک کبھی نا ختم ہونے والا گول دائرہ۔ ہر کہانی اس دائرے کے ایک سرے سے شروع ہوتی ہے اور جہاں یہ کہانی ختم ہو وہاں سے ایک نئی کہانی شروع ہو جاتی ہے۔ کئی سیاہ راتیں ہم پر گرجتی ہیں، ہمیں اندر سے سیاہ، خالی کر دیتیں ہیں لیکن ہمیشہ ایک امید باقی رہتی ہے۔ میں روئی نہیں تھی کیونکہ اگر میں روئی تو یہ کہانی ایک ٹریجک لو سٹوری کہلائی جائے گی۔

ہماری کہانی ادھوری ضرور رہ گئی تھی لیکن اب اپنے اختتام کو آپہنچی تھی۔

اور کچھ کہانیاں تو شروع ہی ادھوری رہ جانے کے لئے ہوتی ہیں۔

(زندگی رہی تو پھر ملیں گے)